www.alsajda.com

ران

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان

(خانوادہ بنو ہاشم وآل رسول ﷺ)

از

خادم الکتاب والسنہ
محمد بن زیاد

www.alsajda.com

www.alsajda.com

ران

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	**رسول اللہ ﷺ کا خاندان**
نام مولف	:	محمد بن عبد المجید بن زیاد
اشاعت اول	:	2014ء
اشاعت دوم	:	2015ء
کتابت وطباعت	:	**شارپ کمپیوٹرز دملک پیٹ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد-9392427796**

البیت العرب

مجید گلشن 712 to 709-3-22 پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی۔فون:+91-9618186564

www.alsajda.com

Email:- info@alsajda.com, infoalsajda@gmail.com

www.alsajda.com

www.alsajda.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین خالق السموات والارض وجاعل الظلمات و النور وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء و الرسل واجمعین اما بعد

یوں تو دنیا میں بہت ہی نامور اور اونچے اونچے خاندان گذرے ہیں جنھوں نے دنیا کی تاریخ کو بدل دیا۔ پتھر سے لے کر پہاڑ، پہاڑ سے لے کر لوہے کے دھاتوں پر اپنے کارنامے اور واقعات درج کر دیئے۔ مگر اس روئے زمین پر رب ذوالجلال والاکرام کے مقرر کردہ افراد میں وہ معزز گروہ انبیاء ہے جس نے زمین کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔

رسولِ آخریں ﷺ کا وجود اور ان کے خاندان کے وہ افراد جنہوں نے رسول ﷺ کی پیروی کی اور دفاع کیلئے کوئی کثر باقی نہیں چھوڑی سورج کے طلوع اور غروب کے درمیان جو کچھ تھا وہ سب بدل ڈالا۔ اب موجودہ دور میں اک طوفان اٹھ کھڑا ہے جو دیو مالائی کہانیاں سنسناتی ہوئی داستانیں اور محیر العقول واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو سراسر تحقیق کے زاویئے سے یکسر خالی ہے۔ اسی لئے میں نے وہ تذکرہ کیا جو دلوں کو چھو جانے والا علم و عمل میں انقلاب پیدا کرنے والا ''رسول اللہ ﷺ کا خاندان

www.alsajda.com

’’آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اسے حرز جاں اور ضابطہ حیات میں فیصلہ کن مانیں گے۔

قادر مطلق اس کوشش کو قبول عام عطا کرے اور مجھے، میرے والدین اور اہل ایماں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔(امین)

شیخ ابو سنان محمد بن زیاد
حیدر آباد دکن

www.alsajda.com

www.alsajda.com

ران

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا ۨالَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ

اے محمد ﷺ، کہہ دو کہ اے انسانو، میں تم سب کی طرف اس رب کا بھیجا ہوا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔

(سورہ اعراف ۱۵۸)

دین متین دراصل اس حقیقی جدوجہد کا نام ہے جو رب ذوالجلال والاکرام کی ربوبیت کبریٰ کا مظہر ہے اور یہی اسلامی تحریک و انسانی زندگی کی مکمل تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ یہ جدوجہد زمانے قدیم سے ایک ہی اصول اور بنیاد اور ایک ہی طریقہ پر چلی آرہی ہے۔ اس کے قائد، مربی اور رہبر وہ برگزیدہ لوگ تھے یعنی انبیاء علیہ السلام اور یہی اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں۔ اگر ہمیں اس مشن کو چلانا ہے تو ہر حال میں ان ہی رہبروں اور رہنماؤں کے طریقہ حیات اور طرز عمل کی پیروی کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی اطاعت اور پیروی اس خاص مشن کیلئے مناسب نہیں ہوسکتی اس معاملہ میں جب ہم انبیاء علیہم السلام کی سوانح حیات میں اور طرز زندگی میں معلومات کرنے کیلئے کوشش کرتے ہیں تو کئی وجہ سے رکاوٹیں آتی ہیں۔ زمانۂ قدیم میں جو انبیاء و رسل گذرے ہیں ان کے کام کس نوعیت کے تھے اور کس طرح منظّم تھے معلوم نہیں ہوتے، جبکہ قرآن میں کچھ قصص اور اشارے ملتے ہیں، مگر ان سے مکمل کام نہیں بنتا۔ قدیم

www.alsajda.com

ران

مصاحف تورات وانجیل اور زبور کے کچھ غیر مدلل باتیں ملتی ہیں جن سے کسی حد تک معلومات فراہم ہوتے ہیں کہ ابتدائی مرحلہ میں دین متین کو کس طرح کن حالات اور واقعات سے سابقہ پڑا ہے۔

قرآن میں غور وفکر سے معلوم کرنے پر مکمل صاف ، شفاف اور منظّم کسی کی زندگی ملتی ہے تو وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہے۔ یہی وہ زندگی ہے جس کی طرف رجوع ہونے پر ایک مکمل دین اور مکمل زندگیٔ رسول ہم کو ملتی ہے اور یہ شرف وامتیاز صرف اس امت کا اعزاز ہے اور رہنمائی کیلئے دین متین کیلئے تمام رہبروں میں سے صرف ایک کامل رہبر محمد ﷺ ہیں۔ جو لوگ دل کی گہرائیوں سے اس دین حق کو قبول کرلیا اور امت مسلمہ میں داخل ہوگئے ان کیلئے رسول اللہ ﷺ کی حیثیت صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہی نہیں ہے بلکہ معلّم ، مربی ، مذکی کی بھی ہے۔ اب آیئے اس مقصد عظیم کی طرف جس کا تعارف اور مکمل معلومات حاصل کرنا ہر اہل ایمان کا نصب العین ہے۔ وہ نصب العین جس پر اس کے ایمان اور بقا کا انحصار ہے۔ دراصل یہ وہ نبی الامی ختم المرتبت محمد ﷺ کا خاندان ہے۔ نسل انسانی کیلئے سلسلہ وار انساب اور نسبیں ہیں جس سے آدمی کی شخصیت اور فطرت کا معیار معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ ماحول پر اپنا گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ یہی وہ معلومات ہیں جس سے انسانی اقدار منظّم اور منتشر ہوجاتی ہیں۔ نسلیں ٹوٹتی ہیں پراگندہ ہوتی ہیں اور گمراہ ہوجاتی ہیں۔ اس کے برخلاف نیک طینت ، شفاف نسب کے حامل افراد ، قوموں اور نسلوں پر اپنے قول وکردار اور عمل سے ایسا اثر چھوڑتے ہیں کہ روئے زمین میں بسنے والے غیر معمولی مدتوں تک اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن نے جس بے پناہ شخصیت کو اپنے محور میں روشن اور منزہ کیا ہے وہ مجد دانبیاء

www.alsajda.com

ران

ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام سے رسول آخریں ﷺ کا مقام ہے۔ اور آپ ﷺ کے نسب کی جو معلومات ہمیں فراہم ہوتی ہیں وہ تاریخ کی مسلّم کتابوں اور انساب کے ماہرین سے ملتی ہیں۔

نبی ﷺ کا سلسلہ نسب تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک دور جس کے صحیح ہونے پر سیر اور انساب کے ماہرین کا اتفاق ہے۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خاندان کی وہ شخصیتیں ہیں جن کا سلسلہ نسب عدنان تک پہنچتا ہے۔ دوسرا دور جس میں اہل سیرت اور انساب کے ماہرین میں باہم اختلاف ہے۔ کوئی مانا ہے اور کسی نے انکار کیا ہے۔ یہ عدنان سے اوپر ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ تیسرا دور جس میں خامیاں ہیں، غلطیاں ہیں یہ ابراہیم علیہ السلام سے آدم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّاخَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط o

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو

(سورہ حجرات: ۱۳)

پہلا دور

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (شَیْبَہ) بن ہاشم (عَمْرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قُصّی (زید) بن کلاب بن مرّۃ بن کعب بن لُؤی بن غالب بن فھر (ان ہی کا لقب قریش تھا ان ہی کی نسبت سے قبیلۂ قریش منسوب

www.alsajda.com

ہے)۔ بن مالک بن نضر (قیس) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان .

(عیون الاثر جلد۱/۱۰۲، سیرت ابن ہشام، جلد۱/ص۲۰۱، تلقیح فہوم اہل الاثر ص۶۰۵)

دوسرا دور

عدنان سے اونچا یعنی عدنان بن أد بن هميسع بن سالامان بن عوص بن يوز بن قموال بن أبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن يدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عيض بن عبقر بن عبيد بن ادعا بن حمدان بن سنبر بن يثربی بن يحزن ملحن بن أرعوی بن عيض بن زيشان بن عيصر بن أفناد بن أيهام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوضه بن عرام بن قيدار بن اسماعيل عليه السلام بن ابراهيم عليه السلام.

(فتح الباری جلد۷/۱۰۱، تاریخ الاسلام تدمری جلد۱/۱۲۵، الروض الانف سہیلی جلد۱/۲۰۵)

تیسرا دور

مجدّ دانبیاء ابراہیم علیہ السلام سے اوپر۔ ابراهيم بن تارخ (آزر) بن ناحور بن سارد ع (یا سارُوغ) بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح عليه السلام بن لامک بن متو شلخ بن اخنوخ (کہا جاتا ہے کہ یہ ادریسؑ کا نام ہے) بن يرد بن مهلائيل بن قينان بن

www.alsajda.com

ران

آنوشه بن شیث بن آدم علیه السلام

(البدایہ والنہایہ جلد ۲ / ۲۵۶، تلقیح الفہوم ابن جوزی ص ۶ خلاصۃ السیر ص ۷)

خاندانِ رسالت مآب ﷺ کے افراد میں اہل سیر جو اور ماہرین انساب نے قریبی جو معلومات فراہم کی ہیں وہ پہلے پہلے اس شخصیت کا نام ہے جو ہاشم بن عبد مناف ہے۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کے پڑ دادا ہیں۔

ہاشم بن عبد مناف (پڑ دادا۔ محمد ﷺ)

ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔ ''ہاشم'' کا لقب انہیں اُس وقت دیا گیا جب ایک مرتبہ مکہ معظّمہ میں سخت قحط پڑا، اور انہوں نے سلطنت شام سے غلہ لاکر روٹیاں پکوائیں اور بہت سے اونٹ کٹوا کر سالن تیار کرایا۔ اور روٹیوں کو اس میں چور کر لوگوں کو اس کا ثَرید (مالیدہ) کھلایا۔ پڑ دادا رسول ﷺ یعنی ہاشم بن عبد مناف کی پہلی شادی قبلہ خزرج کی خاتون سے ہوئی جس سے ان کے دو بچے حیہّ (لڑکی) اور ابوصیفی (لڑکا) پیدا ہوئے تھے۔ دوسری بیوی جو خاندان بنونجار سے سلمٰی بنت عمرو بنت زید تھیں۔ اسی خاتون کے بطن سے محمد ﷺ کے دادا عبد المطلب پیدا ہوئے۔

(شذرات الذہب جلد ۹ / ۳۷۱، الکامل فی ضعفا الرجال جلد ۹ / ۱۱۸، التعریف بالانساب جلد ۱ / ۲)

عبد المطّلب بن ہاشم (دادا۔ محمد ﷺ)

عبد المطلب (جن کا اصلی نام شَیبہ تھا اور اپنی خوبیوں کے بنا شیبۃ الحمد بھی کہلاتے تھے) اور غیر معمولی صلاحیتوں اور بہتر استعداد کے مالک تھے۔ بلد الامین میں بنی ہاشم کے سردار بنے اور ان ہی کی قسمت میں زمزم کا کنواں دوبارہ کھلا اور رفاہ

www.alsajda.com

ران

عام کیلئے دستیاب رہا۔ ان کے بارے میں تفصیلات کچھ یوں ملتی ہیں ۔ جس وقت یہ سرداری مکہ کے حامل بنے اہل مکہ ''لات، عزیٰ، ہبل، بوانا، منات'' کو مانتے تھے ۔ یہ بھی ان ہی کے عقیدہ کے حامل تھے ۔ ان ہی کے دور میں ابرہہ کا لشکر مکہ پر حملہ آور ہوا اوراہل مکہ کو وہ منظر دیکھنے کو ملا کہ آسمان سے ابابیل اپنے چونچ اور پنجوں میں کنکریاں لئے ہوئے ابرہۃ الاشرم کے لشکر پر حملہ آور ہوے اور لشکر کو نیست و نابود کر دیا۔ قرآن میں سورہ فیل اس کا تاریخی ریکارڈ ہے۔

(طبقات النسابین لابن خلکان جلد۱/۱۳۰، الأعلام لازرکلی لابن حمیی جلد۱/۲۴۲)

اولادِ عبدالمطّلب

بیٹے

۱۔ حارث بن عبدالمطلب (ماں ۔ صفیہ بنت جیندب بن حجیر بنونضر)

۲۔ زبیر ۔ ابوطالب ۔ حمزہؓ ۔ عبدالکعبہ ۔ عبداللہ ۔ (ماں ۔ فاطمہ بنت عمرو بن عایز بنومرّہ)

بیٹیاں

ام حکیم ۔ بیضا ۔ امیمہ ۔ اروٰی ۔ برّی ۔ عاتکہ ۔ (ماں ۔ فاطمہ بنت عمرو بن عایز بنومرّہ)

بیٹے

ابولہب بن عبدالمطلب (عبدالعزیٰ) (ماں ۔ لبنٰی بنت حاجر بنی خزاعہ)

مقوّم ۔ حجل ۔ مغیرہ ۔ حمزہؓ ۔ (ماں ۔ ہالہ بنت دسیب بنوکلاب)

بیٹے

زرار ۔ قثم ۔ عباسؓ (ماں ۔ تنیلہ بنت خیاب بنونزار)

www.alsajda.com

ران

بیٹے

غیداق ۔ مصعب ۔ (ماں ۔ منعمۃ بنت عمرو بن مالک بنو خزاعہ)

یہ تمام بیٹے اور بیٹیاں عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد ہیں ۔ ان میں بعض ایمان لائے اور مرتبہ پائے اور بعض کفر کئے ۔ محدثین اور مورخین نے اپنی کتابوں میں ان کی تفصیلات درج کی ہیں ۔ بعض مورخین عبدالمطلب کے بارہ بیٹے اور چھ بیٹیاں بتاتے ہیں جبکہ ہم کو دس یا گیارہ کے حالات ملے ہیں اور ۷ کا تعلق اسلامی تاریخ سے ملتا ہے ۔
عبدالمطلب ۸۲ سال کی عمر میں دنیا سے کوچ کئے اور جنت المعلی میں دفن کئے گئے ۔

(انساب الاشراف للبلا زوری جلد ۱/۳، الجوہرۃ فی نسب النبی جلد ۲/۳۵۹)

۱ ۔ حارث بن عبدالمطلب (تایا ۔ محمد ﷺ)

ان کی اولاد میں نوفل بن حارث فتح مکہ میں مسلمان ہوئے ان کے فرزندوں میں مغیرہ بن نوفل ۔ عبداللہ بن نوفل ۔ حارث بن نوفل صحابی رسول ہوئے ۔ ان میں مغیرہ بن حارث اللہ کے رسول ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے بھی حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا تھا ۔ ان کی کنیت ابوصفیان ہے ۔

۲ ۔ زبیر بن عبدالمطلب (تایا ۔ محمد ﷺ)

یہ جناب صاحبِ صدق و صفا محمد ﷺ کے تایا ہیں ۔ جو حلف الفضول کے قیام میں شریک تھے ۔ انتہائی رحم دل اور فصیح البیان تھے ۔ ان کے ایمان کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں ۔ ان کی اولادوں میں ایک فرزند اور دو لڑکیاں عبداللہ ۔ صباعہ اور ام حکیم ہیں ۔ یہ تینوں ایمان و ہدایت سے نوازے گئے ۔

www.alsajda.com

۳۔ابوطالب بن عبدالمطلب (تایا۔محمد ﷺ)

فاطمہ بنت اسد (تائی۔محمد ﷺ)

ان کا اصل نام عبدمناف ہے کنیت ابو طالب ان کی اولادوں میں بیٹے اور بیٹیاں یہ ہیں۔طالب۔عقیل۔جعفرؓ(طیار)۔علیؓ۔ام ہانی۔جمانہ۔

ابوطالب کی ان اولادوں میں سے بعض ایمان لائے اور بعض کو ہدایت نہیں ملی۔

۴۔ابولہب بن عبدالمطلب (چچا۔محمد ﷺ)

ام جمیل (چچی۔محمد ﷺ)

اللہ کے رسول ﷺ کا یہ چچا آپؐ سے توحید کی دشمنی کی بنا پر بے انتہا بغض و عداوت رکھتا اور دشمنی کی انتہا میں ہمیشہ مبتلا رہا۔اور اس کی موت کفر کی حالت میں ہوئی۔اس کی بربادی کا اعلان قرآن میں سورہ لہب میں موجود ہے۔اس کے دو بیٹے حالت کفر میں ہی ہمیشہ رہے اور دو بیٹے عتبہؓ اور معقبؓ فتح مکہ کے وقت اسلام لاکر حلقہ بگوش ایمان ہوئے۔ایک بیٹی درّہؓ بنت ابی لہب یہ بھی فتح مکہ کے وقت ایمان لائی۔ کتبِ احادیث میں درّہؓ سے روایات موجود ہیں۔

۵۔حمزہؓ بن عبدالمطلب (چچا۔رضاعی بھائی۔محمد ﷺ)

یہ ثوبیہ جس کا دودھ اللہ کے رسول ﷺ نے پیا تھا حمزہؓ بھی انہی کا دودھ پیئے تھے۔ ان کی کنیت ابوعمارہ اور ابویعلیٰ تھی۔حمزہؓ جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں سید الشہداء کا خطاب عطا فرمایا۔جناب رسالت پناہ ﷺ ان سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ان کی اولاد میں دو بیٹے عمارہؓ۔یعلیٰؓ اور دو بیٹیاں ام الفضلؓ اور امامہؓ ہیں۔ان کی اولاد ایمان سے سرفراز ہوئیں۔

www.alsajda.com

۶۔عباسؓ بن عبدالمطلب (چچا۔محمد ﷺ)

ام الفضلؓ (چچی۔محمد ﷺ)

ان کی والدہ نتیلہ بنت خباب اللہ کے رسول ﷺ کی دادی صاحبہ ہیں یہ پہلی خاتون ہیں اہل عرب میں جنہوں نے بیت اللہ کو حریر اور دیباج کا غلاف چڑھایا۔ عباسؓ بن عبدالمطلب بھی اللہ کی ہدایت سے نوازے گئے اور جناب سید الکونین ﷺ کے زبردست پاسدار ثابت ہوئے۔ ان کے فرزندوں میں عبداللہ۔عبیداللہ۔معبد۔قثم۔عبدالرحمٰن۔اور بیٹی ام حبیب یہ سب کی ماں ام الفضلؓ ہے۔ ان کی یہ تمام اولادیں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور سرور عالم ﷺ کے بہترین مددگار ثابت ہوئیں۔

(انساب الاشراف للبلاذوری جلد۲/۱۶۵، کتاب الفضل لابن حزم جلد۴/۱۳۸)

عبدالمطلب کی بیٹیاں جو رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پھوپیاں ہیں

۱۔ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

ان کی ایمان لانے کی اطلاع نہیں ہے۔ہاں ان کے بیٹے عبداللہؓ بن عامر صحابی رسول ﷺ ہیں۔اور ان کی بیٹی اروی ؓ کز یر بنت ربیعہ جو عثمان بن عفانؓ کی والدہ ہیں۔

(مواھب الدنیہ زرقانی، جلد۱/۱۹۳، استیعاب فی معرفت الاصحاب جلد۳/۲۶۷)

۲۔امیمہ بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

ان کی اولاد میں عبداللہؓ بن جحش۔ام المومنین زینبؓ۔ام حبیبہؓ اور حمنہ ہے۔ یعنی تین بیٹیاں اور ایک فرزند۔قدیم الاسلام ہیں۔

(طبقات کبیر جلد۱/۵۵، استیعاب فی معرفتہ الاصحاب جلد۳/۲۳۷)

www.alsajda.com

۳۔عاتکہ بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

ان کی اولاد کے بارے میں تاریخ سے معلومات نہیں ملتیں۔

۴۔صفیہؓ بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

ان سے زبیرؓ بن عوام فرزند ہیں جو ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے اور نبی ﷺ کے پھوپیرے بھائی ہیں۔

(المقتفی من سیرۃ المصطفیٰ جلد ۱/۲۶، امتاع الاسماع جلد ۱/۳۸۷)

۵۔برّہ بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

ان کا نکاح عبدالاسد بن حلال مخزومی القرشی سے ہوا تھا۔ابوسلمہ عبداللہؓ ان کے فرزند ہیں۔اور اسلام میں سابقون الاولون ہیں۔

(طبقات ابن سعد جلد ۱/۶۲، تاریخ خضری جلد ۱/۶۲)

۶۔اروٰی بنت عبدالمطلب (پھوپی۔محمد ﷺ)

یہ سید العرب والعجم ﷺ کے والد عبداللہ کی حقیقی بہن ہیں۔محدثین اور مورخین نے ان کے اسلام کی تصدیق کی ہے۔ان کے فرزند طلیب قدیم الاسلام ہیں۔اور ان کا شمار مہاجرین اول میں ہوتا ہے۔

(عیون الاثر جلد ۱/۲۷، سبیل الھدیٰ والرشاد جلد ۱/۲۸۴)

یہاں تک جو خانوادہ بنو ہاشم کے سلسلہ وار نسب کی کڑیاں ہم نے گنوائی ہیں جس میں آپ ﷺ کے پڑدادا سے لے کر آپ ﷺ کے دادا اور تایاؤں اور چچاؤں اور پھر پھوپیوں کی تفصیلات ہم نے پیش کی ہیں۔اب وہ سعادت وفضیلت اس خوش نصیب بنو

www.alsajda.com

ہاشم کے فرزند ارجمند جو پڑ پوتے ہوتے ہیں یعنی عبداللہ بن عبدالمطلب بنی ہاشمی کا سلسلہ مبارک کی تفصیل تحریر میں پنہاں ہو رہی ہے۔ مبارک ہی مبارک ہے وہ تذکرہ جس میں آپ ﷺ کے والد بزرگوار کی تفصیلات دستیاب ہوتی ہیں۔

عبداللہ بن عبدالمطلب (والد۔محمد ﷺ)

آمنہ بنت وہب بنوزہرہ (والدہ محمد ﷺ)

جناب عبداللہ بن عبدالمطلب کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عایز بن مرہ ہیں۔ ان ہی کے بطن سے سرور عالم ﷺ کے والد بزرگوار عبداللہ پیدا ہوئے اور سردار مکہ عبدالمطلب کے فرزندوں میں سب سے زیادہ چہیتے اور محبوب نظر فرزند تھے۔

عبدالمطلب نے اپنے فرزند عبداللہ کے نکاح کیلئے بنوزہرہ کے سردار وہب بن قصّی کی لڑکی سے رشتہ مانگا۔ چنانچہ سیدہ آمنہ بنت وہب بن قصی بن کلاب سے شادی ہوگئی۔ شادی کے کچھ مہینے بعد مشک معلیٰ آمنہ میں جناب رسالت پناہ ﷺ قرار پائے اس کے پچاس دن کے بعد آپ کے والد بزرگوار عبداللہ بن عبدالمطلب یثرب کے سفر کے دوران انتقال کر گئے۔ اور مقام دار النابغۃ الجعدی میں مدفون ہوئے۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ برس کی ہوئی تو والدہ عزیزہ سیدہ آمنہ بنت وہب بنت قصی بن کلاب اپنے یتیم کو چھوڑے دنیا سے گذر گئیں اور مقام ابوا یثرب میں مدفون ہوئیں۔ اور اپنے ایک فرزند کے سوا کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی جلد۱/۱۶۵، شرف المصطفیٰ جلد۱/۳۳۰، مختصر سیرۃ الرسول جلد۱/۵۵)

www.alsajda.com

دودھ پلانے والی مائیں۔(محمد ﷺ)

معلّم کتاب وحکمت ﷺ کو ولادت کے بعد آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب نے دودھ پلایا ان کے بعد آپ کو دودھ پلانے کی ذمہ داری ثوبیہ کو دی گئی۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ثوبیہ کے ہاں جو بچے دودھ پیتے ہیں۔ حمزہؓ بن عبدالمطلب، ابوسلمہؓ، مسروح، ہیں۔ یہ تینوں اللہ کے رسول ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں اور خوش نصیبوں میں سعدیہ حلیمہ بھی ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا۔ اور اللہ کے نبی ﷺ ان ہی کے ہاں بچپن گذارے۔ سعدیہ حلیمہ سے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ دودھ پینے والے عبداللہ ہیں۔ یہ بھی رضاعی بھائی ہیں اور سعدیہ حلیمہ کی بیٹی شیماء ہیں جو رسول اللہ کو گود میں لئے پھرتی تھیں۔

(سبیل الھدی والرشاد جلد ۱/۲۸۴، انساب الاشراف بلازوری جلد ۱/۱۵)

رسول اللہ ﷺ کے ماموں۔(محمد ﷺ)

سعدؓ بن ابی وقار بنوزہرہ سابقون الاولون ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ٥

(احزاب ۳۳)

اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیتِ نبی ﷺ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔

www.alsajda.com

www.alsajda.com

ا۔امہات المومنینؓ خدیجہؓ بنت خویلد (زوجہ۔محمد ﷺ)

خدیجہؓ نام، ام ہند کنیت، طاہرہ لقب سلسلۂ نسب یہ ہے۔ خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔ ایمان والوں میں اللہ کے رسول ﷺ کو نبوت ورسالت ملنے کے بعد روئے زمین پر یہ سب سے پہلی خاتون ہیں جنہیں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پرست پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا۔ سیدہ امہات المومنین اللہ کے رسول ﷺ کی ہر مصیبت وغم میں ساتھ ساتھ رہیں۔ اور اپنا مال ودولت اسلام پر نچھاور کر دیا۔ ہجرت سے تین سال قبل انتقال کرگئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ مقام شعبِ علی میں مدفون ہوئیں۔

(صحیح بخاری جلد ۱/۵۳۹، صحیح مسلم جلد ۲/۳۳۳، مسند احمد ابن حنبل جلد ۴/۲۲۲)

امہات المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلدان کے بطن سے دو فرزند اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں

بیٹے (محمد ﷺ)

قاسمؓ بن محمد۔ عبدؓ اللہ بن محمد۔ ابراہیمؓ بن محمد

سیدہ خدیجہؓ بنت خویلد کے بطن سے سب سے پہلے فرزند قاسمؓ بن محمد پیدا ہوئے۔ پیروں پر چلنا سیکھ گئے تھے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ گھر آتے دوڑ کر چمٹ جاتے۔ آہ کیا گراں امتحاں تھا ایک طرف خالق ذوالجلال والاکرام کا حکم کہ آپ ﷺ دین کے غلبے کیلئے مستعد ہو جائیں اور لوگوں تک دین کو پہنچانے میں کسر باقی نہ رکھیں اور دوسری طرف چلتے پھرتے فرزند کا انتقال ہونا بڑا گہرا صدمہ تھا۔ جب سید العرب والعجم ﷺ کو پھر قادر مطلق نے دوسرا فرزند عبداللہؓ عطا فرمایا تو آپ کے والد بزرگوار کے نام پر رکھا گیا تھا یہ بھی پیدا ہونے کے کچھ مہینوں بعد انتقال کرگئے۔ تیسرے فرزند

www.alsajda.com

ابراہیمؓ بن محمد ﷺ یہ امہات المومنین سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے فرزند ہیں۔ان کے نام کو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے جد اعلیٰ مجد دانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی نسبت پر نام رکھا۔یہی وہ فرزند ابراہیمؓ ہیں جن کی موت پر مشرکان مکہ نے آپ ﷺ کو جڑ کٹا کہہ کر پکارا اور قرآن میں مشرکوں ہی کو جڑ کٹا کہہ کر رسول اللہ ﷺ کے سکون قلب کیلئے اور اہل ایماں کی راحت کیلئے سورہ کوثر نازل فرمایا۔

(متبنیٰ رسول ﷺ زید بن حارثہ بنوخزاعہ)

(منہ بولا بیٹا)

حکیمؓ بن حزام نے ایک ۸ سالہ بچے کو جس کا نام زید بن حارثہ تھا خرید کر خدمت کیلئے اپنی پھوپی خدیجہؓ بنت خویلد کو دیا۔ بعد میں قرآن کے احکام نازل ہونے کے بعد زید بنؓ حارثہ کہلانے لگے۔

بیٹیاں (محمد ﷺ)

زینبؓ بنت محمد۔رقیہؓ بنت محمد۔ام کلثومؓ بنت محمد۔فاطمہؓ بنت محمد

سیدہ زینبؓ بنت محمد ﷺ

ان کی والدہ امہات المومنین سیدہ خدیجہؓ بنت خویلد ہیں۔اور ان کے شوہر یعنی رسول اللہ ﷺ کے بڑے داماد ابوالعاصؓ بن ربیع بن عبدالشمس بن قصی ہیں۔ان سے ایک فرزند علیؓ بن ابوالعاص بن ربیع اور دختر امامہؓ بنت ابوالعاص بن ربیع پیدا ہوئے جو اللہ کے رسول ﷺ کے بہت محبوب تھے۔سیدہ زینبؓ بنت محمد ﷺ کی بیٹی امامہؓ

www.alsajda.com

ران

بنت ابوالعاصؓ سے ایک لڑکا یحییٰ پیدا ہوا اور بچپن میں ہی انتقال کر گئے ۔

(سیر اعلام النبلاء جلد ۱/۱۴۵، حلیۃ البشر فی تاریخ القون جلد ۱/۲۱۴)

سیدہ رقیہؓ بنت محمد ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ کی یہ دوسری لڑکی عثمانؓ بن عفان سے بیاہی گئیں۔ سیدہ رقیہؓ بنت محمد ﷺ کو یہ شرف حاصل تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کہتے تھے لوطؑ و ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہ حق میں ہجرت کی ہے۔ جنگ بدر کی فتح کے بعد مدینہ الرسول میں یہ انتقال کر گئیں۔ سیدہ رقیہؓ بنت محمد ﷺ سے عبداللہ بن عثمان بن عفان پیدا ہوئے۔ جو اپنی والدہ کی وفات کے بعد کچھ سال زندہ رہے اور انتقال کر گئے ۔

(نہایۃ الأرب فی معرفۃ انساب جلد ۱/۲۳، تاریخ لابن عساکر جلد ۳/۵۱)

سیدہ ام کلثومؓ بنت محمد ﷺ

یہ عثمان غنیؓ کی شریک حیات سیدہ رقیہؓ بنت محمد ﷺ کے انتقال کے بعد ان کے نکاح میں آئیں۔ ان ہی کے نکاح کے بنا پر اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو ذوالنورین کا خطاب دیا۔ سیدہ ام کلثومؓ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(حقوق النبی جلد ۲/۴۶۲، زادالمعاد جلد ۱/۱۸)

سیدہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ

سیدہ خدیجہؓ بنت خویلد کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ اللہ کے رسول آخریں ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی علیؓ ابن ابی طالب سے ان کا نکاح کیا۔ ان سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ حسنؓ بن علی، حسینؓ بن علی، محسنؓ بن علی، سیدہ ام کلثومؓ، سیدہ زینبؓ۔ اور

www.alsajda.com

رقیہؓ کا ذکر بھی تاریخ میں ملتا ہے۔ محسن اور رقیہ یہ دونوں صغیر سنی میں انتقال کر گئے۔
(تلقیح الفہوم ابن جوزی ص۳۲، تہذیب السماء والصفات جلد۲/ ۱۲۵)

۲۔ امہات المومنین سودہؓ بنت زمعہ (زوجہ۔ محمد ﷺ)

سودہؓ نام، قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں پورا نام اس طرح ہے۔ سودہؓ بنت زمعہ بن قیس بن عبدالشمس بن عامر بن لوی۔ ایمان لانے والوں میں یہ سابقون الاولون ہیں۔ اور امہات المومنین حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کے انتقال کے بعد اللہ کے رسول ﷺ کی یہی وہ شریک حیات ہیں جو نکاح میں آئیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
(صحیح بخاری جلد ۱/ ۲۲۸، طبقات ابن سعد جلد ۸/ ۳۷، اصابہ جلد ۸/ ۶۵)

۳۔ امہات المومنین عائشہ بنت ابوبکر (زوجہ۔ محمد ﷺ)

نام عائشہؓ، صدیقہ اور حمیرہ لقب، ام عبداللہ کنیت، تمام امہات المومنین میں سیدہ عائشہؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ کنواری بیاہ دی گئیں۔ اور ان کی فضیلت میں قرآن کا سورہ نور نازل ہوا۔ یہ امیر معاویہؓ کا آخری زمانہ خلافت تھا جب انتقال کر گئیں۔ عمر ۶۷ سال تھی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
(صحیح بخاری جلد ۱/ ۷۹۲، مسند احمد جلد ۶/ ۴۹، مستدرک حاکم جلد ۴/ ۸)

۴۔ امہات المومنین حفصہؓ بنت عمر بن خطاب (زوجہ۔ محمد ﷺ)

نام حفصہؓ پورا نام اس طرح ہے حفصہؓ بنت عمر بن خطاب بن مفیل بن عبدالعزی بن عدی۔ ایمان لانے والوں میں یہ بھی سابقون الاولون میں شامل ہیں۔ عمر ۶۲ سال میں دور خلافت امیر معاویہؓ میں انتقال کر گئیں۔ ان سے بھی اللہ کے رسول ﷺ

www.alsajda.com

ران

کے ہاں کوئی اولا دنہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد۲/۵۸۹، اصابہ جلد۵۲/۸، فتح الباری جلد۵۰۴/۸)

۵۔امہات المومنین زینبؓ بنت خزیمہ (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام زینبؓ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ زینبؓ بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن عامر بن صعصعہ۔ جنگ احد کے بعد جناب رسالت پناہ ﷺ کے نکاح میں آئیں اور دو تین مہینے ہی بقید حیات رہیں اس کے بعد انتقال کر گئیں۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ موت کے وقت عمر ۳۰ سال تھی۔ ان سے بھی اللہ کے رسول ﷺ کو کوئی اولا دنہیں ہوئی۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد۹۴/۸، مسند احمد جلد۲۸۳/۶)

۶۔امہات المومنین ام سلمہؓ بنت ابی امیہ (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام ہند بنت ابی امیہ سہیل بن المغیرہ بن عبداللہ، بنو فراس۔ آغاز نبوت میں اپنے شوہر ابوسلمہ کے ساتھ ایمان لائی تھیں۔ شوہر کے انتقال کے بعد نبی کونین ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ اور جس سال حرّہ کا واقعہ ہوا اسی سال انتقال کر گئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۸۴ برس تھی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ ان سے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ہاں کوئی اولا دنہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد۱۹۸/۱، صحیح مسلم جلد۲۴۱/۲، استعاب جلد۸۰۳/۲)

۷۔امہات المومنین زینبؓ بنت جحش (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام زینبؓ، ام الحکم کنیت پورا نام اس طرح ہے۔ زینب بنت جحش بن ریاب بن یعمر بن خزیمہ۔ دور نبوت کے ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور ۵۳ برس کی

www.alsajda.com

عمر میں وفات پائیں۔ان سے بھی جناب رسالت پناہ ﷺ کو کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد ۱/ ۱۹۱، صحیح مسلم جلد ۲/ ۳۴۱، تاریخ طبری جلد ۱۳/ ۲۴۹)

۸۔امہات المومنین جویریہؓ بنت حارث (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام جویریہؓ، سلسلہ نسب یہ ہے۔ جویریہؓ بنت حارث بن ضرار بن حبیب بن عایز بنو مصطلق۔ان کا نام برّہ تھا۔اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بدل کر جویریہ رکھ دیا تھا۔کیونکہ برّہ میں بدفالی تھی۔جس وقت ان کی وفات ہوئی عمر ۶۵ برس تھی جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ان سے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد ۱/ ۲۶۷، صحیح مسلم جلد ۲/ ۲۳۱، سنن ابوداؤد جلد ۲/ ۱۰۵)

۹۔امہات المومنین ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام رملہ، ام حبیبہؓ کنیت سلسلہ نسب یہ ہے۔رملہ بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن عبدالشمس۔اللہ کے رسول ﷺ کے دستِ حق پرست پر ایمان لائیں اور صادق الایمان رہیں۔یہ امیر المومنین معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال کر گئیں۔عمر ۳۷ برس تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ کو ان سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد ۲/ ۸۰۳، صحیح مسلم جلد ۲/ ۳۶۱، استعاب جلد ۲/ ۷۵۰)

۱۰۔امہات المومنین میمونہؓ بنت حارث (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام میمونہؓ قبیلہ قریش سے ہیں، سلسلۂ نسب یہ ہے۔ میمونہؓ بنت حارث بن حزن بن مضر۔۷ ہجری میں اللہ کے رسول ﷺ کے نکاح میں آئیں ۵۱ ہجری میں انتقال

www.alsajda.com

ران

ہوا۔ان سے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ہاں کوئی اولا دنہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری جلد۲ /۶۱۱، سنن نسائی جلد۱ /۵۱۳، ذیل المذیل طبری جلد۱۳ /۲۴۵۳)

۱۱۔امہات المومنین صفیہؓ بنت حیی (زوجہ۔محمد ﷺ)

نام زینب تھا عرب میں غنیمت کے ایسے حصہ کو جو خاص بادشاہ یا قائد کیلئے مخصوص ہوتا ہے صفیہ کہتے ہیں اس لئے وہ بھی صفیہ کے نام سے مشہور ہوگئیں۔پورا نام زینب بنت حیی بن اخطب قبیلہ بنونضیر۔فتح خیبر کے بعد ایمان لائیں اور اسی سال رسالت مآب ﷺ کے نکاح میں آئیں۔۵۰ ہجری میں انتقال کرگئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔اس شریک حیات سے بھی سید الکونین ﷺ کو اولا دنہیں ملی۔

(صحیح مسلم جلد۱ /۵۴۶، مسند احمد جلد۶ /۳۷۵، اسد الغابہ جلد۵ /۴۹۰)

رسالت مآب ﷺ کی ان ازدواج مبارکہ کے بعد کچھ کنیزیں ہیں جنہیں یہ شرف وسعادت حاصل ہوئی کہ ان کے ہاں بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعہ اولا دہوئی۔

۱۲۔سیدہ ماریہ قبطیہؓ (زوجہ۔محمد ﷺ)

شاہ مقوقش اسکندریہ نے بطور نذرانہ عقیدت جناب رسالت پناہ ﷺ کی خدمت میں سیدہ ماریہ قبطیہؓ کو بھیجا تھا۔سرورعالم ﷺ کو ان سے ابراہیمؑ بن محمد جیسے فرزند ملے۔سیدہ ماریہ قبطیہؓ امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانہ خلافت ۱۶ ہجری میں انتقال کرگئیں۔انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(فتح الباری جلد۹ /۳۱۰، مواہب الدنیہ زرقانی جلد۳ /۲۵۹)

www.alsajda.com

۱۳۔سیدہ ریحانہؓ بنت شمعون (زوجہ۔محمد ﷺ)

سیدہ ریحانہؓ بنت شمعون خاندان بنوقریظہ یا بنونضیر سے تھیں۔اہل تحقیق اس بات پر متفق ہیں کہ حجۃ الوداع کے بعد ۱۰ ہجری انتقال کر گئیں۔اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔محدثین کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے سیدہ ریحانہؓ بنت شمعون کو آزاد کر کے نکاح فرمایا تھا۔واللہ اعلم۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد۴/ ۳۴۷،الاستعاب جلد۴/ ۴۰۸)

یہاں تک ہم نے خاتم النبین محمد ﷺ کے حرم مبارک کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔آیئے اب آپ ﷺ کے نواسے اور نواسیوں کی تفصیلات جانتے ہیں۔

برادر نسبتی (رسول اللہ ﷺ)

۱۔عوام بن خالد بنوقصی ،۲۔عبدالرحمٰن بن ابوبکر بنوتیم ،۳۔محمد بن ابوبکر بنوتیم ،۴۔عبداللہ بن عمر بنوعدی ،۵۔یزید بن ابوسفیان بنوامیہ، ۶۔معاویہ بن ابوسفیان بنوامیہ، ۷۔عبداللہ بن جحش بنواسدی،

(عیون الاثر جلد ۱/ ۳۷،الروز الانف سہیلی جلد ۵/ ۲۵۸)

نواسیاں (محمد ﷺ)

۱۔اللہ کے رسول ﷺ کے بڑے داماد کی صاحبزادی سیدہ امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع ہیں۔یہ اللہ کے رسول ﷺ جب نماز پڑھتے ہوتے تو یہ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو جایا کرتی تھیں۔اور اللہ کے نبی ﷺ سے بڑی مانوس تھیں۔یہ اللہ کے رسول ﷺ کے انتقال کے وقت سن شعور کو پہنچ چکی تھیں۔اس لئے جب سیدہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کا انتقال ہوا تو اس

www.alsajda.com

کے فوری بعد علی بن ابو طالبؓ نے سیدہ امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع سے نکاح کرلیا اور جب کوفہ میں علی بن ابی طالبؓ کی شہادت ہوئی تو ایام عدت کے بعد مغیرہ بن نوفل (عبدالمطلب کے پڑپوتے) سے نکاح ہوا۔ یہ ان کا دوسرا نکاح تھا۔ مغیرہ سے ان کو ایک لڑکا ہوا جس کا نام یحییٰ بن مغیرہ بن نوفل تھا۔ یہاں یہ خیال رہے ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سیدہ امامہؓ کے دوسرے شوہر مغیرہ بن نوفل سے یحییٰ پیدا ہوئے۔

(الاستعاب جلد۲ /۷۲۸، طبقات ابن سعد جلد ۸ /۲۷)

۲۔ جناب رسالت پناہﷺ کی چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمہ بنت محمدﷺ سے جو نواسیاں ہیں ان میں دو صاحبزادیاں سیدہ ام کلثومؓ بنت علی، سیدہ زینبؓ بنت علی۔

سیدہ ام کلثومؓ بنت فاطمہ کا نکاح امیر المومنین عمرؓ بن خطاب سے ہوا اور سیدہ ام کلثومؓ بنت فاطمہ سے جو اولاد ہوئی وہ ایک فرزند زیدؓ بن عمرؓ بن خطاب اور صاحبزادی سیدہ رقیہؓ بنت عمرؓ بن خطاب۔ امیر المومنین عمرؓ بن خطاب کی شہادت کے بعد سیدہ ام کلثومؓ بنت فاطمہ کا نکاح ثانی عون بن جعفر طیارؓ سے ہوا تھا۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(تاریخ طبری جلد ۶ /۸۹، کتاب الفضل لابن حزم اندلوسی ۱۲۸)

نوٹ: ہم نے یہاں پر رسول اللہﷺ کے نواسیوں کا تذکرہ اس لئے پہلے کر دیا کہ نواسوں کی سلسلہ وار اولادوں کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

نواسے (محمدﷺ)

ا۔ علیؓ بن ابوالعاصؓ بن ربیع

ا۔ ابوالعاص بن ربیع جو اللہ کے رسول کے بڑے داماد ہیں ان کے فرزند ارجمند

www.alsajda.com

سبط الرسول علیؓ بن ابوالعاصؓ بن ربیع ہیں اوران کی تفصیلات میں یہ ہے کہ ان کے والد ابوالعاصؓ بن ربیع نے انہیں رضاعت کیلئے مکہ کے بادیہ نشین قبیلہ میں بھیج دیا تھا۔ جنگ بدر کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے اس بڑے نواسے علیؓ بن ابوالعاصؓ بن ربیع کو مدینہ النبی بلالیا اور یہاں تربیت کی۔ فتح مکہ کے وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے جب یہ عنفوانِ شباب میں ہی تھے بیمار پڑ گئے اور بیماری کے ہی دوران انتقال کر گئے۔ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ابوالعاصؓ بن ربیع کی نسل ان سے نہیں چلی۔

(الأعلام للزرکلی لابن حبیبی جلد ۱/۲۴۵، طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد ۱/۶۸)

۲۔ عبداللہؓ بن عثمان بن عفان

اللہ کے رسول ﷺ کے دوسرے داماد عثمانؓ بن عفان کی پہلی شریک حیات سیدہ رقیہؓ بنت محمد ﷺ کے فرزند جو بچپن میں ہی فوت ہوگئے ان سے نسل نہیں ہوئی اور عثمانؓ بن عفان نے جب محمد ﷺ کی دوسری بیٹی سیدہ ام کلثومؓ سے نکاح کیا تو ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(اسد الغابہ جلد ۵/۴۵۶، طبقات ابن سعد جلد ۸/۲۴، مواہب الدنیہ جلد ۳/۲۲۶)

سیدہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے جو اولاد ہوئی وہ حسب ذیل ہیں

۳۔ محسنؓ بن علی

اہل سیر اور اصحاب تحقیق کے مطابق محسن بن علی بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔ (واللہ اعلم)

(طبقات ابن سعد جلد ۷/۶۷، خلاصۃ الوفا ص ۲۱۷)

www.alsajda.com

۴۔ حسن بن علیؑ

حسن بن علیؑ کے ۱۲ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہیں۔ (بیٹے) زید بن حسن، حسن مثنیٰ بن حسن، حسنین بن حسین، طلحہ بن حسن، اسماعیل بن حسن، عبداللہ بن حسن، حمزہ بن حسن، یعقوب بن حسن، عبدالرحمٰن بن حسن، ابو بکر بن حسن، قاسم بن حسن، عمر بن حسن، (بیٹیاں) فاطمہ بنت حسن، ام سلمہ بنت حسن، ام عبداللہ بنت حسن، ام حسین رملہ بنت حسن، ام الحسن بنت حسن، حسن بنت علیؑ کی نسل ان کے چار فرزندوں یعنی زید، حسن مثنی، حسین الاثرم اور عمر سے جاری ہوئی تھی۔ مگر حسین اور عمر کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اور اب دنیا میں زید اور حسن مثنی کی اولاد پائی جاتی ہے۔ اولاد حسن بن علیؑ میں سے عمر اور قاسم اور عبداللہ سانحہ عراق میں خوارج کے حملہ میں شہید ہوئے تھے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ۹ شریک حیات سے جو اولاد ہوئیں جملہ ۱۸ بیٹے اور ۱۸ بیٹیاں تھیں۔

(استعاب جلد ۲/۲۷۷، مسند احمد ابن حنبل جلد ۶/۲۸۲)

۵۔ حسین بن علیؑ

حسین بن علیؑ نواسے رسول ﷺ سے جو فرزند ہوئے ان کے نام یوں ہیں۔ علی (زین العابدین) بن حسینؑ:، عبداللہ بن حسینؑ، علی اکبر بن حسینؑ، لڑکیوں میں فاطمہ بنت حسینؑ، زینب بنت حسینؑ، سکینہ بنت حسینؑ ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲/۳۴۵، تاریخ یعقوبی جلد ۲/۲۹۲)

ان کی اولادیں یہ ہیں

۱۔ محمد باقر بن علی بن زین العابدین ۲۔ عبداللہ الباہر بن علی بن زین العابدین، ۳۔ زید

www.alsajda.com

الشہید بن علی بن زین العابدین ،۴۔عمر الاشرف بن علی بن زین العابدین ۵۔حسین الاصغر بن علی بن زین العابدین ۶۔علی الاصغر بن علی بن زین العابدین ،

(سیرت ابن ہشام جلد۴ /۴۲ ،طبقات بن سعد جلد۲ /۵۷)

دو بیٹیاں تھیں نام اس طرح ہیں

۱۔ام کلثوم بنت علی بن زین العابدین ،۲۔خدیجہ بنت علی بن زین العابدین ، اس لڑکی ام کلثوم کا نکاح داؤد بن حسین مثنیٰ سے ہوا تھا ان کے بطن سے سلیمان بن داؤد بن حسین مثنیٰ پیدا ہوئے۔

(تاریخ الکبیر جلد۱ /۲۶۴ ،تہذیب الاسماء والصفات جلد۲ /۱۳۰)

داؤد بن حسین مثنیٰ

سے دولڑکے ہوئے۔۱۔اسحاق بن داؤد بن حسین مثنیٰ اور ۲۔حسن بن داؤد حسین مثنیٰ علی بن حسین بن زین العابدین کی دوسری لڑکی خدیجہ کا نکاح محمد بن عمر بن علی مرتضیٰ سے ہوا۔

(تاریخ خذری جلد۱ /۶۳ ،تاریخ الاسلام تدمری جلد۱ /۱۴۷)

اور ان سے

۱۔عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی مرتضیٰ

۲۔عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی المرتضیٰ ،۳۔عمر بن محمد بن عمر بن علی مرتضیٰ پیدا ہوئے۔علی بن حسین بن زین العابدین کے فرزند

عبداللہ الباہر بن علی زین العابدین

جناب باقر کے برادر شفیق ہیں۔ان کی نسل سے محمد الارقط بن عبداللہ البار ہیں۔اور

www.alsajda.com

www.alsajda.com

ران

محمد الارقط بن عبداللہ بار کا ایک ہی لڑکا تھا

اسمعیل بن محمد الارقط

اس اسماعیل کے دو بیٹے تھے ا۔حسین بن اسماعیل ۲۔محمد بن اسماعیل ۔علی بن حسین زین العابدین کے فرزند

زید الشہید بن علی بن حسین زین العابدین

کے چار فرزند تھے۔ یحیٰی بن زید الشہید، حسین ذی الدمعہ بن زید الشہید، عیسیٰ موتم الشبال بن زین الشہید، محمد بن زید الشہید، عیسی موتم الشبال بن زید الشہید کی نسل سے چار فرزند۔ ا۔احمد بن عیسی موتم الشبال، ۲۔زید بن عیسی بن موتم الشبال، ۳۔محمد بن عیسی موتم الشبال، ۴۔حسین عصارہ بن عیسی موتم الشبال۔علی بن حسین (زین العابدین) کے فرزند

عمر الاشراف

ان کے تین فرزند۔ا۔قاسم بن عمر الاشراف، ۲۔عمر الشجری بن عمر الاشراف، ۳۔ابو محمد بن عمر الاشراف، ۴۔الحسن بن عمر الاشراف۔علی بن حسین (زین العابدین) کے فرزند

حسین الاصغر بن علی (زین العابدین)

کی اولاد میں ا۔عبداللہ بن حسین الاصغر، ۲۔عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر، ۳۔علی بن حسین الاصغر، ۴۔ابو محمد الحسین بن حسین الاصغر، ۵۔سلیمان بن حسین الاصغر، ۶۔علی بن حسین (زین العابدین) کے فرزند

علی الاصغر بن علی بن حسین (زین العابدین)

کی اولاد میں

www.alsajda.com

www.alsajda.com

ران

افطس بن علی الاصغر

ایک ہی فرزنداور افطس کی نسل سے ا۔علی بن افطس ،۲۔الحوری بن افطس ،۳۔عمر بن افطس ،۴۔حسین بن افطس ،۵۔حسن مکفوف بن افطس ،۶۔عبداللہ الشہید بن افطس ۔ جناب علی بن حسین (زین العابدین) کے فرزند

محمد نام باقر لقب کنیت ابوجعفر

احادیث نبوی میں ان کے روایات ملتے ہیں۔اور صحاح وسنن میں ان کی مرویات موجود ہیں۔۱۱۴ھ میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ان کی والدہ ام عبداللہ بنت حسن بن علیؓ ہیں ۔محمد باقر بن علی بن حسین زین العابدین کے فرزند جعفر صادق بن محمد باقر ہیں۔

جعفر صادق بن محمد باقر

کی اولادیں اس طرح ہیں۔ا۔موسی کاظم بن جعفر بن صادق ،۲۔اسماعیل بن جعفر صادق ،۳۔علی العریضی بن جعفر صادق ،۴۔محمد المامون بن جعفر صادق ، ۵۔اسحاق بن جعفر صادق ،

(امتاع الاسماع جلد۳/۱۹۱،المواہب الدنیہ بالمنح المحمدیہ جلد۲/۲۶۳)

خسر رسول ﷺ

ا۔امیر المومنین عبداللہ (ابوبکرؓ بن قحافہ)

آپ کا نام عبداللہ کنیت ابوبکر اور صدیق وعتیق لقب تھا۔آپ قبیلہ بنو تمیم سے ہیں۔سلسلہ نسب عبداللہ بن قحافہ بن عثمان بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن عامر بن فہیرہ۔عبداللہ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی لڑکی سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو اللہ کے نبی ﷺ کے نکاح

www.alsajda.com

میں دیا۔اس رشتہ سے سید الکونین ﷺ کے اہل بیت کے آپ سر پرست بزرگ ہیں۔

(الا یتاء فی تاریخ الخلفاء جلد ۱/۲۵، سمط النوم العوالی جلد ۱/۴۱۰)

خسر رسول ﷺ

۲۔امیر المومنین عمر بن خطابؓ

آپ کا نام عمر کنیت ابو حفصہ لقب فاروق ہے۔عرب کے نامور قبیلے بنو عدی سے آپ کا تعلق ہے۔اور خانودہ رسول آخریں ﷺ سے قریبی پشتوں سے آپ کا نسب مل جاتا ہے۔امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ بنت عمرؓ کو محمد ﷺ کے عقد ونکاح میں دیا۔اسی رشتہ قربت کی بنا پر جناب رسالت پناہ ﷺ کے آپ مشیر اور مددگار رہے۔

(فتح البلدان ص ۲۶۴، تاریخ طبری جلد ۴/۲۲۲۳، ابن اثیر جلد ۲/۳۱۳)

خسر رسول ﷺ

۳۔ابوسفیانؓ بن امیہ (بنو امیہ)

یہ ام المومنین ام حبیبہؓ کے والد بزرگوار ہیں جو قریش کے طاقتور قبیلہ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے اور قریش کی جنگی طاقت اسی قبیلہ کے پاس تھی اور لؤ حرب کے یہی حامل تھے۔اور سرداری مکہ میں بڑا اونچا مقام تھا۔اور اسلام کی ابتدائی تحریک سے لے کر فتح مکہ تک یہ اسلام کے شدید مخالف رہے۔ان کی زندگی میں وہ دن آیا کہ اللہ نے انہیں ہدایت دی اور فتح مکہ کے وقت اللہ کے رسول ﷺ کے دست حق پرست پر ان کا پورا گھرانا ایمان لے آیا۔ام المومنین ام حبیبہؓ ان ہی کی صاحبزادی ہیں جو اللہ کے

www.alsajda.com

رسول ﷺ کی شریک حیات بنیں اور اس گھرانے کی شان و دبدبہ جنگ و جدال میں جیسے تھا اہل ایماں کے پاس بھی ویسا ہی بلند مقام رہا۔ اور بھی امہات المومنین کے والدین ہیں جو اہل کفر سے تھے اور کفر ہی کی حالت میں دنیا سے چل بسے اسی لئے ان کے تذکرہ سے رکتے ہوئے ان معروف خسروں کی تفصیل دی گئی۔

(الروض الانف سہیلی جلد ۵/۵۸، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر جلد ۱/۴۷
تلقیح الفہوم ابن جوزی ص ۲۳)

قارئین اس بات کا خیال رکھیں کہ خاندانِ رسول اللہ ﷺ کے تفصیلی رشتوں کے سلسلے میں خاکسارِ تحریر پوری کوشش میں ہے کہ آنے والے اڈیشن میں اور اضافات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا انشاء اللہ

الحمد لله علی کل حال

☆☆☆

www.alsajda.com